*Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 01,*
*Oct – Dec 2020*

OPEN ACCESS
*Al-Qawārīr*
**pISSN: 2709-4561**
**eISSN: 2709-457X**
**journal.al-qawarir.com**

# خواتین کے لیے تفریح کے اصول و قواعد (قرآن، سنت اور آثار صحابہ کی روشنی میں)

# Principles and Rules of Recreation for Women (In the light of Quran, Sunnah and Asar-e-Sahaba)

***Rabia*** *
*Ph.D. Scholar & Visiting Lecturer, Department of Islamic Learning, University of Karachi*

***Dr. Muhammad Hamza*** **
*Assistant Professor, University of Turbat Panjgur Campus*

Version of Record
**Received**: 23-08-21 **Accepted**: 28-09-21
**Online/Print**: 28-Dec-2021

## ABSTRACT

*Recreation is an activity to attain enjoyment and relaxation. It makes human's life placid,active and motivated. One can also observe the element of recreation in Islamic teachings. Islamic principles of recreation include truthfulness and kidding with well-mannered. Whereas telling a lie, deceiving and pranking are prohibited in Islam. Along this Islam, supports and facilitates archery, running, horse riding and Poetry. Quran linked Recreation with bounties and enjoyments of Individuals. Quran invites individual to travel in earth and this order is not Gender Specific. Tourism is like an act of worship such as traveling for Hajj, preaching the religion, and tourism for the sake of Allah, striving for the glory of the religion of Islam such as Jihad with weapons etc. It is also a tourism as well as Jihad.*

*Same as this Prophet Peace Be Upon Him was a Cheerful personality and eager to engage in recreative activities. Prophet also liked to facilitate different competitions related to recreation among the women in which cooking, and stitching were included. Prophet Peace Be Upon Him has often been engaged in running competition with Hazart Ayesha. Along this woman were aware of use of Technical weapons.*

*Same Recreative activities can be seen in the era of Sahaba. Like, they have been engaged in swimming and other recreative activities. So, this research paper*

*explores basic Principles and rules of recreative activities in Quran, in the era of Prophet (Peace Be Upon Him) and Sahaba.*

***Key words**: Recreation, Islamic Principles of Recreation, Women's Recerative Activites and Technical Weapons.*

## 1۔ تفریح کا مفہوم:

"تفریح فارغ وقت میں دل چسپ سر گرمی اختیار کرنے کو کہتے ہیں ۔ یہ لفظ اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں میں مستعمل ہے۔اردو میں اسے خوش طبعی، چہل، ہواخوری، سیر،دل بہلانا، تازگی اور طبیعت کی فرحت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ جبکہ تفریح طبع سے مراد دل لگی، ہنسی، چہل، کھلی لیا جاتا ہے اور تفریحا کہنے کا مطلب ہنسی سے ،دل لگی سے ، بطور خوش مزاجی اور مزاح سے لیا جاتا ہے۔"[1]

تفریح کا لفظ دراصل عربی زبان کا لفظ ہے جو "فرح" سے مشتق ہے جس کے معنی گپ شپ، دل لگی، ہنسی مذاق، خوشی و مسرت، فرحت اور اطمینان وغیرہ حاصل کرنے کے آتے ہیں۔علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الفرح لذة تقع في القلب بإدراك المحبوب"[2]

"محبوب چیز کے پالینے سے جو لذت حاصل ہوتی ہے،اسی کو فرحت اور خوشی کہتے ہیں۔"

تفریح کے لیے انگریزی زبان میں لفظ Recreation استعمال ہوا ہے جس کا معنی فارغ وقت میں دل چسپ مشغلہ اختیار کرنا ہے۔ Recreation کا لفظ دو الفاظ یعنی Re اور Creation کا مجموعہ ہے اس کا مطلب ہے کہ کوئی نئی چیز مثلاماحول یا انداز وغیرہ تخلیق کرنا۔

Recreation is considered to be the recreative experience in which individuals voluntarily participate during their leisure time.

"تفریح سے مراد فرد کا فارغ اوقات میں اپنے تجربات کا رضاکارانہ طور پر دوبارہ دہرانے کے لیے تیار ہونا ہے۔"[3]

یعنی کہ تفریح ایک ایسی سرگرمی ہے جو دل کے سکون کا باعث ہو۔انسانی دل و دماغ تر و تازہ ہوں۔انسان جب افسردہ ہوتا ہے تو ایسے میں کوئی تفریحی سرگرمی اس کے لیے خوشی کا باعث بنتی ہے۔انسان غم بھول کر خوشی کو محسوس کرنے لگ جاتا ہے اور اس کا وہ غم خوشی میں بدل جاتا ہے۔انسانی فطرت کے لیے تفریح کا ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ اس سے ماحول پر بہتر اثرات مرتب ہوتے ہیں اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام بھی تفریحی سرگرمیوں کی حمایت کرتا ہے لیکن مہذب طرز سے ہو تاکہ انسان اپنی زندگی بہتر طرز سے گزارے۔اسلام خوشی و غم دونوں صورتوں میں اعتدال کا قائل ہے اور جہاں تک تفریح کا تعلق ہے تو اس میں بھی مہذب ماحول ہو، خوش مزاجی ہو، انسان خوش طبع ہو اور کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ایسی کیفیت کا نام تفریح ہے۔

## 2۔ قرآنی تعلیمات میں تفریح کا مفہوم:

قرآنِ حمید و فرقانِ کریم میں تفریح کا لفظ کئی معنوں میں مزکور ہے۔ کہیں سیر فی الارض اور کہیں شکر گزاری کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ اس کی مثال کہ جب اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی بے شمار نعمتوں، رحمتوں، برکتوں اور انعامات سے نوازتا ہے تو انسان اس کا شکر بجالاتا ہے اور یہ چیز انسانی دل کے لیے تسکین و سکون کا باعث بنتی ہے۔ اگر یہ خوشی یعنی تفریح قلبی کیفیت سے ظاہر ہو اور احساسِ نعمت سے یعنی کے خدا کی شکر گزاری سے تعبیر ہو تو یہ شرعاً جائز اور مستحسن عمل ہے۔ خدا کی خوشنودی اور اس کی رضا کا باعث ہے۔ اس حوالے سے چند آیات مندرجہ ذیل ہیں۔

### 1۔ شکر گزاری (تفریحِ قلبی):

اللہ تعالیٰ کے انسان پر بے شمار احسانات ہیں۔ اگر انسان رب کائنات کی طرف سے ملنے والی خوشیوں کو اطاعت و فرمانبر داری اور شکر گزاری میں صرف کرے تو یہ انسان کے لیے تفریحِ قلبی کا باعث بنتی ہے جس میں انسان روحانی و ظاہری طور پر مسرت محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کلامِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے:

" قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِه فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا"[4]

"آپ فرمادیجئے کہ یہ اللہ کے فضل اور مہربانی سے ہے تو چاہیے کہ وہ لوگ خوش ہوں۔"

اس آیت میں فرح کا لفظ خوشی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور یہاں پر یہ لفظ کسی ایک فرد کے لیے خاص نہیں ہیں بلکہ حکم عام ہے اور اس میں مرد و خواتین دونوں شامل ہیں۔

### 2۔ سیر فی الارض:

دنیائے عالم میں عظمت خدا کے مشاہدہ کے لئے سیر و تفریح میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے اور اسی کا نام قرآن نے "سیر فی الارض" رکھا ہے اور کئی قرآنی آیات میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے کلام پاک میں فرمایا:

" قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ"[5]

ترجمہ: "یعنی کہو کہ زمین میں گھوم پھر کر دیکھو کہ خدا نے کیسے تخلیق کی۔"

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ نے انسان کو تخلیقِ کائنات میں تفکر و تدبر کی دعوت دے کر زمین میں گھومنے کا ذکر کیا ہے تاکہ انسان اپنے رب کی پہچان کرے اور اس کے سامنے عاجز اور شکر گزاری کرتا رہے۔

### 3۔ قدرتی مناظر کا مشاہدہ:

اسی طرح قرآن میں سیر و تفریح (موجودہ دور میں جسے پکنک کہا جاتا ہے) اس کا ذکر بھی ملتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرتی مناظر کا مشاہدہ انسان کو اپنے رب کا احسان مند بناتا ہے۔ اسے خدا کا شکر گزار بندہ بناتا ہے اسی لیے اللہ نے قرآن میں مختلف مقامات کا ذکر کر

کے انسان کو غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے آپ علیہ السلام سے اجازت لی کہ ہم باہر سیر وسیاحت کے لیے جارہے ہیں۔آپ ہمارے ساتھ یوسف علیہ السلام کو بھی روانہ کرے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا:

" يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ "[6]

ترجمہ: " ہمارے ساتھ کھیلے کودے اور (جنگل میں) کھائے پیے۔"

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دے دی۔ اس سے معلوم ہوا تفریح سیر وسیاحت (پکنک) کی صورت میں ہو تو یہ انبیاء علیھم السلام کی سنت ہے۔ عام طور پر بچے بھی سیر و تفریح کے ذریعے ہی سیکھتے ہیں، ان سے ان کا دماغ کھلتا ہے اور ان میں نئی سوچ پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں ان خوشگوار لمحوں کو بھی جگہ دے۔

### 4۔ سیر وسیاحت:

سیاحت ایک عبادت کی طرح ہے۔ جیسا کہ حج، جہاد، تبلیغ دین کے لیے سفر اور اللہ کی خوشنودی کے لیے سیاحت، دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے کوشش کرنا۔ جیسا کہ جہاد بالسیف (بالاسلحہ) وغیرہ یہ بھی ایک سیاحت کے ساتھ ساتھ جہاد ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا:

" عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى "[7]

"حضرت ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ مجھے سیاحت کی اجازت دے دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔"

## 3۔ عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین کی تفریحی سرگرمیاں:

دینِ اسلام نے جہاں عورت کو معاشی، تعلیمی، معاشرتی و سماجی حقوق دیئے ہیں، ان کو معاشرے کا اہم فرد قرار دیتے ہوئے خواتین کی عزت واحترام کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور جہاں انہیں بنیادی حقوق بھی دیئے ہیں ان میں سے ایک تفریحی سرگرمیاں بھی شامل ہیں۔ عہدِ نبوی مآب ﷺ میں خواتین جہاں گھریلو معاملات اور معاشی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں اور منظم طرز میں خواتین اپنے امورِ خانہ میں دلچسپی لیتی تھیں وہیں تفریح بھی ان کی زندگی کا اہم جزو تھا۔

### 1۔ تلوار بازی و تیر اندازی:

اسلامی تعلیمات میں ابتداء میں جہاد کا تصور عام تھا اور رسولِ کریم ﷺ خود بھی 27 غزوات کا حصہ رہے۔ باقی 57 سرایا میں مختلف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل تھے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دور نبوی ﷺ میں تفریح یا کھیل کود میں تلوار بازی ایک اہم کھیل تھا جسے صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ صحابیات بھی باقاعدہ مشق کیا کرتی تھیں۔ اس کی مثالیں مختلف غزوات نبوی ﷺ

میں ملتی ہیں جس میں خواتین نے رسول کریم ﷺ کے دفاع اور دین اسلام کی سربلندی اور اشاعت کے لیے تلوار کا ہنر بھی جانا اور موقعہ کی مناسبت سے اس کا استعمال بھی کیا۔

جیسا کہ اس کی بہترین مثال حضرت ام عمارہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کی ہے۔ جنہوں نے غزوہ احد، غزوہ بنی قریظہ، صلح حدیبیہ، غزوہ خیبر، غزوہ حنین اور جنگ یمامہ میں بھی شرکت کی تھی۔ غزوہ احد شوال 3ھ میں آپ رضی اللہ عنہا کا ارادہ زخمیوں کو پانی پلانا تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہا نے جدال و قتال بھی کیا اور اپنی شجاعت و بہادری کے جوہر دکھائے۔ اس غزوہ میں آپ رضی اللہ عنہا سخت زخمی بھی ہوئیں۔ علامہ شبلی نعمانی آپ رضی اللہ عنہا کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "عین اس وقت جب کہ کافروں نے عام حملہ کر دیا تھا اور آپ ﷺ کے ساتھ صرف چند جاں نثار رہ گئے تھے۔ حضرت ام عمادہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گئیں اور سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار جب آپ ﷺ پر بڑھتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ ابن قمیہ جب دراتا ہوا آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گیا تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے بڑھ کر روکا۔ کندھے پر زخم آیا اور غار پڑ گیا۔ انہوں نے بھی تلوار ماری لیکن وہ دہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لیے کارگر نہ ہوئی۔"[8]

اس سے معلوم ہوا کہ خواتین رسولِ کریم ﷺ کے دور میں تلوار بازی اور تیر اندازی کا استعمال خوب جانتی تھی۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا اس غزوہ میں آپ ﷺ کا دفاع کرتی رہیں اور مخالفین کے تیر اندازی سے رسول اکرم ﷺ کی حفاظت کرتیں رہیں۔ اس جنگ میں آپ رضی اللہ عنہا کافی حد تک زخمی بھی ہوئیں لیکن پھر بھی دفاعِ محمد ﷺ کے لیے دل و جان سے شرکت کرتی رہیں۔ یہ غزوہ آپ رضی اللہ عنہا کی شجاعت و بہادری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

## 2۔ دوڑ لگانا اور کھیل کود کی سرگرمیاں:

اسی طرح دوڑ لگانا بھی رسولِ کریم ﷺ کی بہترین سنت ہے۔ رسولِ کریم ﷺ اپنی زوجہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ یہ مشق کیا کرتے تھے۔ یہ روایت کچھ اس طرح ہے۔

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ، فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ، سَابَقْتُهُ، فَسَبَقَنِي فَقَالَ: هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ"[9]

ترجمہ: "ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں، میں نے آپ ﷺ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں آپ ﷺ سے آگے بڑھ گئی۔ پھر جب میں بھاری ہو گئی تو آپ ﷺ مجھ سے بڑھ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس (پہلی دوڑ) کا بدلہ ہے۔"

اس سے معلوم ہوا میاں بیوی کے درمیان ایک اہم تفریح دوڑ بھی ہے۔ جس سے عائلی زندگی پر بہتر اثرات مرتب ہوتے ہیں اور دونوں اپنی زندگی کو خوشگوار بنا سکتے ہیں۔ دینِ اسلام کے مطابق عورت دوڑ جیسے کھیل کود میں حصہ لے سکتی ہے کیونکہ اس سے جسم متوازن اور صحت مند رہتا ہے۔ تفریح کے لحاظ سے بھی یہ ایک بہترین سرگرمی ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لڑکپن میں کھیل کود کی بے حد شوقین تھی۔ ارد گرد علاقوں کی لڑکیاں آپ رضی اللہ عنہا کے پاس جمع رہتیں اور وہ اکثر ان کے ساتھ کھیلا کرتیں تھیں۔ اس کا ذکر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس انداز سے بیان فرماتی ہیں:

" عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ، فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي "[10]

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی موجودگی میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ میری بہت سی سہلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب رسول اللہ ﷺ گھر داخل ہوتے تو وہ چھپ جاتیں۔ آپ ﷺ انہیں میرے پاس بھیجتے پھر وہ میرے ساتھ کھیل میں مصروف ہو جاتیں۔"

آپ رضی اللہ عنہا کو تمام کھیلوں میں دو کھیل بہت زیادہ پسند تھے۔

**(1) گڑیاں کھیلنا**

**(2) جھولا جھولنا"[11]**

### 3۔ شادی بیاہ کے موقعے پر بچیوں کا ڈھولک بجانا:

شادی بیاہ کی تقریب میں خوشی کا اظہار احسن طریقے سے کرنا یہ جائز ہے بشرط یہ کہ اس سے کوئی بے حیائی کا عنصر نہ نکلتا ہو۔ رسولِ کریم ﷺ نے ایسی محفلوں میں خود شرکت فرمائی ہے اگر وہاں کوئی ناگزیر الفاظ کا اظہار ہوتا تو آپ ﷺ اس کی تصحیح فرماتے جیسا کہ اس مثال ایک مرتبہ آپ ﷺ ایک شادی میں تشریف لے گئے تو وہاں دیکھا کہ لوگ خوشی منا رہے ہیں، بچیاں ڈھولک پر گا رہی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک بچی نے گاتے گاتے ایک جملہ کہا کہ :

"وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ "[12]

"اور ہم میں ایک نبی بھی ہیں جو کل کا حال جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ پڑھو، بلکہ جو پہلے پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو۔"

اس مثال کے مطابق شادی بیاہ کے موقعے پر بچیوں کا ڈھولک بجانے کا ذکر ہے جس کی آپ ﷺ خود ساعت فرمار ہے ہیں لیکن آپ علیہ السلام کی معجزاتی شان کی بات آئی تو عاجزی میں فوراً آپ ﷺ نے منع فرمادیا۔

رسولِ کریم ﷺ صحابہ کرام کو اپنی بیویوں کے ساتھ کھیل جسے مشاغل میں بھی حصہ لینے کی ترغیب دلاتے تھے۔اس کا ثبوت اس حدیثِ مبارکہ سے ہوتا ہے۔

" لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ، إِلَّا ثَلَاثٌ: تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ، وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ "[13]

ترجمہ: "لہو ولعب میں سے تین طرح کا لہو ولعب جائز ہے: ایک آدمی کا اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا، دوسرا اپنی بیوی کے ساتھ کھیل کود کرنا، تیسرا اپنے کمان سے تیر اندازی کرنا۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عہد نبوی ﷺ میں تفریحی مشاغل میں گھڑ سواری، تیر اندازی، تلوار بازی، دوڑ لگانا اور دیگر وہ کھیل کود شامل تھے جس سے انسانی جسم کی نشوونما ہو اور جسم متوازن ہو اور ان تفریحی سرگرمیوں میں خواتین بھی شامل تھیں وہ بھی باقاعدہ طور پر ان کھیل کود کے مشاغل کا حصہ تھیں جس کی چند مثالیں اوپر بیان کر دی گئی ہے۔

## 4۔قرآن وسنت کی روشنی میں تفریح کے اصول:

اسلامی تعلیمات میں تفریح کا وہ تصور موجود ہے۔جس میں اخلاقی اقدار کی پاسداری ہو، حلال وحرام اور شرم وحیا کی تمیز و لحاظ انسان میں موجود ہو۔خوش طبعی کی کیفیت کو اسلام پسند کرتا ہے اور یہ رسولِ کریم ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔قرآن وحدیث کی روشنی میں خواتین کے لیے تفریح کے اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

### 1۔ تفریحی سرگرمیوں میں خواتین باپردہ ہوں:

خواتین کے لیے تفریحی سرگرمیوں میں پردے کا ہونا لازمی ہے۔اس سلسلے میں قرآن مجید میں فرمایا:

" يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا "[14]

ترجمہ: "اے نبی ﷺ آپ اپنی ازواج مطہرات اور بناتِ طاہرات اور مسلمانوں کی بیٹیوں سے کہہ دیجیے کہ سر سے نیچے ڈال لیا کریں اپنے چہروں پر تھوڑی سی اپنی چادروں کو تاکہ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچانی جائیں پھر نہ ستائی جائیں، اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔"

## 2۔ تفریحی مشاغل میں جھوٹی گفتگو سے اجتناب:

تفریح میں جھوٹی باتیں نہ ہوں۔یہ بالکل درست نہیں کہ انسان (مرد و عورت) لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹے الفاظ استعمال کرے ۔اسے اللہ کے حبیب ﷺ نے پسند نہیں فرمایا:

" وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ "[15]

ترجمہ: "تباہی و بربادی ہے اس شخص کے لیے جو ایسی بات کہتا ہے کہ لوگ سن کر ہنسیں حالانکہ وہ بات جھوٹی ہوتی ہے تو ایسے شخص کے لیے تباہی ہی تباہی ہے۔"

اس حدیث مبارکہ میں رسولِ کریم ﷺ نے ہنسی مذاق میں جھوٹی بات کہنے والے کے لیے سخت وعید کا ذکر کیا ہے کہ جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کرے اس کے لیے تباہی و بربادی ہے۔ تفریح کا اصول یہ ہے کہ انسان حق گوئی کے ساتھ ہنسی مذاق کرے۔

## 3۔ ہنسی مزاق کی ممانعت:

ہنسی مزاق میں ایک دوسرے کا مذاق اڑانا یہ درست نہیں اسلام ایسے پسند نہیں کرتا اس حوالے سے قرآنی آیت اس انداز میں ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

" يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ "[16]

ترجمہ: "اے ایمان والو! مرد، دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہو کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں، عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔"

تفریح کا اہم اصول یہی ہے کہ مہذب انداز اور پر وقار طرز میں ہنسی مزاح کرنا جس سے سامنے والا آپ کی گفتگو سے سیر ہو۔ایسے نازیبا اور ناشائستہ الفاظ سے پرہیز کرنا جس کے مطالب بے حیائی پر مبنی ہوں۔ان الفاظ کی اسلام نے مذمت فرمائی ہے اور اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

اسلام کے تصور تفریح کا مقصد صرف وقت گزاری نہیں ہے بلکہ اس نے عملی، تربیتی، عسکری اور جسمانی ورزش کے مقاصد بھی مد نظر رکھے ہیں۔ تفریح کے نام پر جھوٹ، تہمت، مبالغہ آمیزی اور دوسروں کی نقل اتارنے کی اجازت نہیں دی ہے۔

اس کے علاوہ اسلام نے ان مجلسوں میں شرکت کرنے سے روک دیا جس میں انسان اس قدر منہمک ہو جائے کہ اسے نماز و دیگر فرائض کا پاس و خیال نہ رہے یا مرد و زن کا بے محابا اختلاط ہو۔

## 5۔ آثارِ صحابہ کی روشنی میں تفریح کی مثالیں:

تفریح دراصل انسانی ذہن کی تازگی کا باعث ہے۔اس لیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

''القلوب تمل كما تمل الأبدان فابتغوا لها طرائف الحكمة''[17]

ترجمہ:''دل اسی طرح اکتانے لگتا ہے، جیسے بدن تھک جاتے ہیں،لہٰذا اس کی تفریح کے لیے حکیمانہ طریقے تلاش کیا کرو۔''

اس سے معلوم ہوا کہ تفریح کے لیے حکیمانہ طرز اختیار کیا جائے۔ بامقصد کھیل کا انتخاب کیا جائے اور فضولیات سے پرہیز کیا جائے۔

عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین سیاحت، شعروشاعری، ہنسی مزاح، دوڑ، تیر اندازی، تلوار بازی اور عمدہ کھانے بنانے کا ہنر بخوبی جانتی تھی۔ان کی کئی مثالیں سیرتِ طیبہ ﷺ سے ملتی ہیں اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ جیسا کہ "حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مسیلمہ کذاب سے جنگ یمامہ پیش آئی جو مدعی نبوت تھا، مقابلہ تھا حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا اپنے ایک لڑکے (حبیب) کو لیکر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئیں اور جب مسیلمہ نے ان کے لڑکے کو قتل کر دیا تو انہوں نے منت مانی کہ "یا مسیلمہ قتل ہوگا یا وہ خود جان دے دیں گی۔ یہ کہہ کر تلوار کھینچ لی اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں اور اس پامردی سے مقابلہ کیا کہ 12 زخم کھائے اور ایک ہاتھ کٹ گیا۔اس جنگ میں مسیلمہ بھی مارا گیا۔"[18]

اس سے معلوم ہوا کہ خواتین کھیل کود کے مشاغل میں تلوار کا ہنر بخوبی جانتی تھی اور اس کی باقاعدہ مشق بھی کیا کرتی تھیں۔اسی طرح صحابہ کرام کے آپس میں مختلف کھیلوں میں مقابلے ہوا کرتے تھے اور وہ ان میں اپنے مدِمقابل سے ڈٹ کر مقابلہ کیا کرتے تھے۔

## تیراکی:

صحابہ کرام تیراکی کی مشق آپس میں کیا کرتے تھے۔ یہ کھیل جہاں انسانی طبع کو قوی اور جسمانی صحت کو تندرست بناتا ہے وہاں یہ کھیل مشکل وقت پڑنے پر چاہے وہ جنگ کی صورتحال ہو یا سیلاب وغیرہ کی، تو اس کھیل کے ذریعے بہت سی زندگیوں کو بچایا جاسکتا ہے۔صحابہ کرام بھی تیراکی کا فن جانتے تھے۔اس کا ذکر اس روایت سے ملتا ہے۔

''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَعَالَ أُبَاقِيكَ فِي الْمَاءِ أَيُّنَا أَطْوَلُ نَفَسًا، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ''[19]

ترجمہ:"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حالتِ احرام میں تھے (یعنی حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا) کہ مجھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہنے لگے آؤ: میں تمہارے ساتھ غوطہ لگانے کا مقابلہ کروں دیکھیں ہم میں سے کس کا سانس لمبا ہے۔"

## شعروشاعری:

تفریح کی بہترین سر گرمی شعر و شاعری بھی ہے جس میں حضرت ازرہ بنت حارث بن کلدہ رضی اللہ عنہا کا شمار بہترین مقررہ یا شاعرہ میں ہوتا ہے۔آپ عتبہ بن غزوان کی بیوی تھیں۔ طبیب عرب کلدہ کی پوتی تھیں۔جنگ یر موک میں جب مسلمانوں کا سر گرم مقابلہ تھا تو آپ رضی اللہ عنہا اپنی تقریر سے مسلمانوں میں جوش اور ولولہ پیدا کر تیں۔اس کے علاوہ حضرت زر قاء بنت عدی بن قیس ہمزانیہ ، عکر شہ اور حضرت ام الخیر بنت حریش بارقیہ رضی اللہ عنہم نے میدان صفین میں وہ عظیم الشان تقریریں کیں ہیں جس سے فوج کی فوج میں آگ لگ گئی ہے۔[20]

اس سے معلوم ہوا کہ مسلم خواتین جنگ میں پر جوش تقریر کر کے یا شعر و شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں مخالف قوت سے لڑنے کا جذبہ ابھارتی تھیں۔

## 6۔خلاصہ کلام و نتیجہ :

دینِ اسلام نے مختلف تفریحی سر گرمیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے جس میں تیر اندازی، سواری، دوڑ نا وغیرہ شامل ہیں۔عہدِ نبوی ﷺ اور عہد صحابہ میں اس طرح کی تفریحی سر گرمیاں رائج تھیں لیکن عصر حاضر میں تفریحی سر گرمیوں میں بھی دیگر شعبہ ہائے زیست کی طرح ارتقاء ہوا ہے اور اس کی مختلف شکلیں تفریحی مقامات پہ ہمیں دکھائی دیتی ہیں۔اسلام تمام متوازن و صحت مند تفریحی سر گرمیوں کا قائل ہے مگر یہ اخلاقی و سماجی اور اعلیٰ انسانی اقدار کی حامل ہوں۔کسی کی حوصلہ شکنی نہ ہو۔انسانی اعضاء مضبوط اور قوی ہوں۔انسان کو جسمانی اور روحانی فرحت و شادمانی نصیب ہو۔جس طرح مردوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ شائستہ انداز میں ہنسی مزاح کریں اسی طرح خواتین کو بھی انہی اصولوں کا پابند بنایا گیا ہے یہی ایک مضبوط اور صحت مند معاشرہ کی نشانی بھی ہے اور ضروری بھی ہیں۔

عہد نبوی ﷺ کے دور میں تو بعض صحابیات باقاعدہ طور پر تیر اندازی، تلوار بازی سیکھا کرتی تھیں۔اس کی بہترین مثال حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی ہے جنہوں نے غزوہ خندق کے موقعے پر یہودی کا قتل کر دیا۔یہ واقعہ اس طرح سیرت کی کتابوں میں بیان ہوا ہے کہ حضرت صفیہ کہتی ہیں کہ : " ہمارے پاس سے ایک یہودی گزرا اور قلعے کا چکر کاٹنے لگا۔یہ اس وقت کی بات ہے جب بنو قریظہ سے رسول اللہ ﷺ سے کیا ہوا عہد و پیمان توڑ کر آپ ﷺ سے بر سر پیکار ہو چکے تھے اور ہمارے اور ان کے درمیان کوئی نہ تھا جو ہمارا دفاع کرتا۔رسول اللہ ﷺ مسلمانوں سمیت دشمن کے مد مقابل پھنسے ہوئے تھے۔اگر کوئی ہم پر حملہ آور ہو جاتا تو آپ انہیں چھوڑ کر آ نہیں سکتے۔اس لیے میں نے کہا: اے حسان ! یہ یہودی جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، قلعہ کا چکر لگا رہا ہے اور مجھے خدا کی قسم اندیشہ ہے کہ یہ باقی یہود کو بھی ہماری کمزوری سے آگاہ کر دے گا۔ادھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام اس طرح پھنسے ہوئے ہیں کہ ہماری مدد کو نہیں آ سکتے لہٰذا آپ جائیے اور اسے قتل کر دیجئے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: واللہ آپ جانتی ہیں کہ میں کام کا آدمی نہیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اب میں نے خود اپنی کمر باندھی۔ پھر ستون کی ایک لکڑی لی اور اس کے بعد قلعے سے

اتر کر اس یہودی کے پاس پہنچی اور لکڑی سے مار مار کر اس کا خاتمہ کر دیا۔"[21] اسے معلوم ہوا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بہت بہادر اور شجاع خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا جنگی آلات کا استعمال بھی بخوبی جانتی تھیں۔

اسی طرح عورت جنگی معاملات میں خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی اور یہ امور احسن طریقے سے نبھاتی۔ دوڑ میں بھی عورت حصہ لیتی اس کی بہترین مثال سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہے جس کا ذکر اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔

دورِ حاضر میں فی الوقت تفریح کے مشاغل بدل گئے ہیں اور معاشرہ بہت ترقی کر چکا ہے۔ اس میں عورت کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ ان امور کا حصہ بنیں جو شریعت کے عین مطابق ہوں، اسلامی اصولوں کی پاسداری ہو اور باحیا عورت بن کر اپنے امور سر انجام دے تاکہ اپنی دنیا و آخرت کو بہتر طرز میں سنوار سکے اور ان کے لیے امہات المؤمنین و سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی مشعل راہ ہو۔

## حواشی، حوالہ جات

[1] شہزاد، نوید احمد، تفریح کا اسلامی تصور، مکتبہ الرحمانیہ، لاہور، 2003ء، ص:1

Shezad,Naveed Ahmed,Tafreeh ka Islami tasawar,Maktaba Remania,Lahore,2003,P:1

[2] المدینہ اسلامک ریسرچ سینٹر، کراچی، البیان اسلامی ثقافت، 2015ء، ج:1، ص:369

Almadina Islamic Research Center,Karachi,Albiyan Islami Culture, 2015,V:1,P:369

[3] شہزاد، نوید احمد، بحوالہ بالا، ص:3

Shezad,Naveed Ahmed,Reference above,P:3

[4] القرآن یونس 58:10

Al Quran Yonus,S:10,V:58

[5] القرآن عنکبوت 29:20

Al Quran Ankaboot,S:29,V:20

[6] القرآن یوسف 12:12

Al Quran Yosuf, S:12,V:12

[7] ابی داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، ح:2486

Abi Dawood,Suliman bin Ashaas,Sunan Abi Dawood,H:2486

[8] نعمانی، علامہ شبلی، سیرت النبی ﷺ، الفیصل، لاہور، 1330ھ، ص:231

Nomani,Allama Shibli,Seerat ul Nabi,Al Faisal,Lahore,1330, P:231

[9] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابو داؤد، کتاب الجہاد، ح:2578، مترجم: زئی، ابو طاہر زبیر علی مکتبہ دار السلام، ریاض، 1428ھ، ج:3، ص:106

Abi Dawood,Suliman bin Ashaas,Sunan Abi Dawood,kitab ul Jihad, H:2578,Translator: Zaie,Abou Tahir Zubair Ali,Maktab Dar ul Salam,Riyaz, 1428,V:3,P:106

[10]بخاری، محمد بن اسمعیل، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الانساط الی الناس، ح:6130

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari,Baab ul Ansaat il anas, H:6130

[11]بخاری، محمد بن اسمعیل، صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باتزویج النبی ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا، ح:3894

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari,Kitab Manaqib ul Ansar, Ba Tazweeg ul Nabi Ayesha Razi ullah anha,H: 3894

[12]بخاری، محمد بن اسمعیل، صحیح بخاری، کتاب المغازی، ح:4001

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari,kitab ul Magazi, H:4001

[13]ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب فی الرمی، ح:2513، مترجم محولہ بالا، ص:65

Abi Dawood, Suliman bin Ashaas, Sunan Abi Dawood,Baab: Fi rami, H:2513,Translotor:Reference above, P:65

[14]القرآن الاحزاب 33:59

Al Quran Al Ahzab,S:33,V:59

[15]ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذي :أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،بَابٌ فِيمَنْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يُضْحِكُ بِهَا النَّاسَ، ج:2، ح:2315

Tirmizi, Muhammad bin Eisa, Jamaie Tirmizi, Baap: Gir Shari tor per hasne hasane ki baat karne wale per waarid waaied ka biyan,V:2,H:2315

[16]القرآن الحجرات 49:11

Al Quran Al Hujrat, S:49,V:11

[17]رضی، سید شریف، مترجم: جوادی، سید ذیشان حیدر، نہج البلاغہ، معراج کمپنی،، لاہور، 2003ء، ص:719

Razi, Syed Sharif, Translator: Jawad, Syed Zeshan Haider, Nihjulbalaga,Maarif Company, Lahore, 2003,P:719

[18]ندوی، مولانا سعید انصاری، مولانا عبد السلام، سیر الصحابیات مع اسوہ صحابیات، دارالاشاعت، کراچی، 2000ء، ص:114

Nadvi, Molana Saeed Ansari,Molana Abdul Salam, Seer ul Sahabiyat ma Asswa Sabiyat,DarulAshaat, Karachi,2000,P:114

[19]الشافعي، أبو عبد اللہ محمد بن إدریس، مسند الشافعي، دار الكتب العلمية، لبنان، 1400ھ، ص:117

Al Shafi, Abou Abdullah Muhammad bin Idrees, Musnad Al Shafi, Darulkitab ul Eilmia,labnan, 1400,P:117

[20]ندوی، سید سلیمان، خواتین اسلام کی بہادری، معارف اعظم گڑھ، 1341ھ، ص:16

Nadvi,Syed Suliman, Kawateen e Islam ki bahadri, Maarif Azam Gharh,1341,P:16

[21]مبارکپوری، مولانا صفی الرحمن، الرحیق المختوم، المکتبہ السلفیہ، لاہور، 2000ء، ص:418

Mubarkpori,Molana Safi ul Rehman, Al Raheeq um Makhtoom,Al Maktaba ul Salfiya,Lahore,2000,P:418